حاملان قرآن

شیخ محمد وارث عمادی

از

جناب مولوی محمد عثمان صاحب عمادی (بی یس سی علیگ)

نام تو محض محمد تھا، مگر حضرت صدیق اکبر سے لیکر حضرت شیخ عماد تک تمام علمی و روحانی نعمائے خاندانی آپ کو وراثت میں ملی تھیں، اس لئے راسخین فی العلم کے حلقہ میں محمد الوارث سے مخاطب ہوئے کہ آپ کی ذات وارث صفات انبیاء والمرسلین تھی۔ ابتلا وافتتان میں آپ اکثر پڑے، ارادت مندوں نے اس سے محفوظ رہنے کی دعا کے لئے جب جب درخواست کی ہمیشہ یہی فرماتے رہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَ ھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ (۲۹:۱) کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا کہ وہ اتنا کہہ دینے پر کہ ہم تو ایمان لائے چھوڑ دیئے جائیں گے اور آزمایش میں نہ ڈالے جائیں گے ؟

در مسلخ عشق جز نکو را نکشند لاغر صفتان زشت خو را نکشند
گر عاشق صادقی ز کشتن مگریز مردار بود ہر آنکہ او را نکشند

پاینده پور سے آپ نے فتن پور میں نقل مقام فرمایا جو نظام آباد سے متصل ایک معروف آبادی ہے حضرت ابو ایوب انصاری صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے عہد میں غازیان مدینۂ قیصر کے اول جیش میں تھے جن کے لئے "مغفور لہم" کی بشارت تھی۔ آپ کی ضرب شمشیر کا نشان دیوار قسطنطنیہ پر اب تک مرتسم ہے۔ وہیں آپ شہید ہوئے اور اسی عہد میں قیصر نے آپ کے مشہد مبارک سے متعدد کرامتیں مشاہدہ کرنے کے بعد ایک مسجد تعمیر کرادی جو اب تک مقام ابی ایوب انصاری

کے نام سے شہرۂ آفاق ہے اور سلاطین آل عثمان رضؓ کی رسم تاج گذاری (تاجپوشی) وہیں ادا ہوتی تھی۔ حضرت ابوایوبؓ رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ایک خاندان مدینہ مبارکہ سے چل کر گجرات میں فروکش ہوا اور یہاں فتن کے نام سے ایک معمورہ بسایا جسے باختلاف لہجہ پٹن بھی کہتے ہیں اور اسی کا مُثنّٰی حضرت شیخ فرید شکر گنج قدس سرہ کا پاک پٹن بھی ہے جو اُن دنوں اجودھن مشہور تھا۔ گجرات کی بوہرہ جماعت کے نامور دانشمند نہایۂ ابن اثیر کے مُلخّص اور مجمع بحار الانوار کے مولف شیخ محمدؒ طاہر فتنی اُسی فتن انصار کی یادگار تھے، یہ زمانہ سلاطین گجرات کا تھا جو بزرگان دین واتقیائے مخلصین کے خاص قدرشناس تھے۔ سقوط سلطنت کے بعد یہ مجمع علمی بھی منتشر ہو گیا اور میرزا عبدالرحیم بیگ کے عہد میں کہ خان خانانِ دولت اکبرشاہی تھا اس خاندان انصار کو کثرت فِتَن نے ترک فَتَن پر مجبور کیا۔ اَرْضُ اللّٰہِ وَاسِعَۃٌ میں مراغم کی تلاش کرتے ہوئے سرائے میر علی عاشقان قدس سرہٗ تک پہونچا جن کا دست گرفتہ شیر شاہ بادشاہ دہلی تھا۔ حضرت شیخ کی روحانیت نے اس خاندان کے لئے وہ سرزمین منتخب فرمائی جو اپنے وطن (فتن، گجرات) کے نام پر ان بزرگوں نے یہاں بسائی اور امتداد ایام سے فتن پور موسوم ہے، اس خاندان کے بزرگ قاضی قطب الدین تھے جن کی شریعت پناہی قضائے شرعی کی مسند آرائی کر چکی تھی۔ فتن پور انہیں کی یادگار ہے۔

حضرت شیخ محمد وارث نے اسی فتن پور کو یاد الٰہی کے لئے پسند فرمایا اور اسی خاندان انصار میں نکاح کر کے یہیں رہ پڑے، اس خاندان کا مجد و شرف اب تک زبان زد ہے اور آل عماد کے ساتھ آج تک اس کے تعلقات قائم ہیں۔

حضرت محمد وارث اگرچہ شیخ المہاجرین تھے مگر فتن پور میں سیدالانصار کی حیثیت میں مقیم ہے اور اسی "مقعد صدق" میں ملیکِ مقتدر سے جا ملے۔ شیخ عبدالرحیم صاحب مرحوم کے خانہ باغ میں ایک مرتفع چبوترہ ہے جسے قاضی قطب الدین کا روضہ کہتے ہیں۔ وہیں آپکا مزار مبارک ہے جس کے پائیں میں اہل خاندان کی قبریں ہیں۔

ارادت مندوں نے ایک مرتبہ درخواست کی کہ کفار فجار نے آل عماد کو خانہ بدر کر دیا آپ ان کے لئے بددعا کیجئے فرمایا۔ رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ (۲: ۲۳۳)۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے کیسی حکیمانہ ترتیب رکھی ہے جس کا پہلا درجہ افراغ صبر دوسرا اثبات قدم پھر سب کے آخر میں نصرت علی الکافرین ہے ایمایہ ہے کہ پہلے پہلی منزلت کے لئے پھر دوسری کے لئے پھر آخری نتیجہ کے لئے حسن توفیق کے طلبگار رہو۔ زبان ہی سے نہیں بلکہ فعل سے بھی ارہاب عدو اللہ درجہ نصرت سے فروتر ہے مگر وہاں بھی اعداد قوت بقدر استطاعت و رباط خیل کا حکم ہے۔ اس عالم ظاہر میں بدون اس کے ارہاب و ترہیب میسر ہی نہیں"

فرماتے تھے صبر کے متعدد معنی ہیں مثلاً۔

۱۔ حبس و اکراہ۔ اور یہی اصل معنی ہیں؛ حدیث میں ہے "نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن "صبر" ذى الروح۔ یعنی صبر کے معنی بھی یہیں سے پیدا ہوئے ہیں۔

۲۔ استادگی اور اسی سے نصب للقتل کے معنی نکلے، حدیث میں ہے نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قتل شئ من الدواب صبرًا"۔ آہستگی کا مفہوم بھی یہیں سے نکلا ہے جس کے لئے عبداللہ بن مسعود کی روایت میں لفظ "صبر" وارد ہے۔

۳۔ خودداری بوقت حذر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ (۱۸: ۲۸)۔

۴۔ بردباری۔ حدیث میں ہے۔ لا احدٌ اصبر على اذیً يسمعه من الله عزّ وجلّ۔

۵۔ استقامت۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔

۶۔ ثبات۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" اِسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ

۷۔ کفالت حسنؓ کی حدیث میں یہی مراد ہے جہاں "صبیر" معنی کفیل آیا ہے۔

۸۔ سرداری و زعامت۔ یقال صبیر القوم زعیمهم المقدم فی امورهم

۹۔ قصاص۔ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی سخت کلامی سے حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کو غیظ آ گیا اور زد و ضرب سے پیش آئے، صحابہ نے جب ان کی شکایت کی تو حضرت عثمانؓ نے جواب دیا۔ هذه یدی لعمار فلیصطبر یعنی میں حاضر ہوں، عمار آئیں اور بدلہ لیں۔

۱۰۔ کمال شدت۔ اصمعی کہتے ہیں۔

اذا لقی الرجل الشدة بکمالها قیل لقیها باصبارها۔

۱۱۔ جمع۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے' دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان عند رجلیه قرظاً مصبوراً۔

۱۲۔ تراکم و تکاثف۔ اسی لئے ابر کو صبیر کہتے ہیں جس کا سبب بخارات کا تکاثف ہے

۱۳۔ سختی و غلظت۔ اعشیٰ کے شعر میں اسی لئے پتھر کو "صبارہ" کہا ہے اور اسی بنا پر صبیر پہاڑ کو کہتے ہیں

۱۴۔ امیر المومنین علی بن ابی طالب کے خطبہ میں سخت سردی کے لئے صبارہ کا لفظ آیا ہے جس طرح سخت گرمی کے لئے حمارہ ہے (صبارة القر و حمارة القیظ)۔

۱۵۔ جرأت و جسارت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَمَا اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ۔

دیکھو اللہ تعالیٰ حصول نصرت کے لئے جہاں تم کو صبر کی تاکید کرتا ہے وہاں تم سے متوقع ہے کہ ضبط نفس، استادگی، خودداری، بردباری، استقامت، ثبات، کفالت، سرداری، طاقت انتقام، شدت، جمعیت، سختی، حرارت، جرارت، وغیرہ کی شان اپنے آپ میں پیدا کرو کہ یہی صبر کے معنی ہیں

اسی ذیل میں ایک بات یہ بھی قابل تذکرہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بھی "صبور" کہتے ہیں جس کے معنی

"حلیم" کہا ہے، فرق یہ ہے کہ "صبور" کہنے کی صورت میں عقوبت سے رستگاری کی اتنی توقع نہیں جتنی "حلیم" کہنے کی صورت میں ہے۔

حلقۂ درس فراخ تھا، وہ تھے اور کلام اللہ کا مفہوم، وَمَا نُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْم۔

سوال ہوا۔ "قضاء" و "امر" و "کن فیکون" کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا، "قضا" بہت سے معنی میں مشترک ہے۔

۱۔ خلق	ومنہ	فَقَضٰهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ۔
۲۔ علم	ومنہ	وَقَضَيْنَآ اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ فِى الْكِتٰبِ۔
۳۔ امر	ومنہ	وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ۔
۴ لزوم	ومنہ	قضیٰ کل ذی دَینٍ فوفیٰ غریمہٗ وَعزّۃ فی مطلٍ مُعنّیً غریمُھا۔
۵۔ توفیہ	ومنہ	فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ۔
۶۔ ارادہ	ومنہ	اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا۔

کلام اللہ میں کلمہ "امر" کا اطلاق چودہ معانی پر ہوا ہے:۔

۱۔ دین ومنہ "حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ"

۲۔ قول ومنہ "فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا"

۳۔ عذاب ومنہ "لَمَّا قُضِىَ الْاَمْرُ"

۴۔ عیسیٰ بن مریم ومنہ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا اَی اَوجد عیسیٰ علیہ السلام۔

۵۔ قتل ومنہ "فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ"

۶۔ فتح۔ ومنہ "فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ" ای امر فتح مکہ

۷۔ جلاء ومنہ "فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِىَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ" ای بامر جلاءٔ

النضیر و بنی قریظۃ "۔

۸۔ قیامت ومنہ "اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ"۔

۹۔ قضاء ومنہ "یُدَبِّرُ الْاَمْرَ"۔

۱۰ وحی۔ ومنہ "یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَھُنَّ"۔

۱۱۔ اعمال خلق ومنہ "اَلَا اِلَی اللّٰہِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ"۔

۱۲۔ نصرت ومنہ "ھَلْ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ"

۱۳ ذنب ومنہ "فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِھَا"۔

۱۴۔ شان ومنہ "وَمَا اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِیْدٍ"۔

رہی یہ بات کہ کن فیکون سے کیا مراد ہے تو حقیقت کا علم اللہ ہی کو ہوگا۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ "وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَۃٌ کَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ" اور اسی لئے قاضی بیضاوی "کن فیکون" کی تفسیر میں لکھتے ہیں"۔

لیس المراد حقیقۃ امر و امتثال بل تمثیل حصول ما تعلقت بہ ارادتہ بلا مُھلۃٍ بطاعۃ المامور المطیع بلا توقفٍ"۔